جذبات ابھارے جاسکتے اور دعوت وتبلیغ کے سلسلے میں بھی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے'' (ص ۷)

یہ کتاب نو ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب نصائح کی تعداد کے اعتبار سے معنون ہے، یعنی اگر اس میں نصیحت کے دو بول ہیں تو اس کا عنوان باب الثنائی اور تین ہیں تو باب الثلاثی رکھا گیا ہے۔ آخری باب العشاری ہے جس میں نصیحت کی دس باتیں مذکور ہیں۔ ہر باب میں آں حضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ، آثار صحابہ اور بزرگانِ دین اور حکماء عالم کے اقوال میں سے نصائح اور مواعظ کا انتخاب درج ہے۔ (ص ۱۸)

اس کتاب میں متعدد ایسی روایتیں بھی ہیں جو محض واعظانہ ہیں اور صحت کے معیار پر پوری نہیں اترتیں۔ پہلا ایڈیشن بغیر تخریج روایات کے شائع ہوا تھا۔ دوسری اشاعت کے موقع پر فاضل مترجم نے تخریج کا کام اپنے دو شاگردوں کے حوالے کیا۔ اور جو کچھ وہ کرسکے اسے شامل کتاب کر دیا گیا ہے۔

فاضل مترجم اعلیٰ ادبی ذوق رکھتے ہیں، انھوں نے کتاب کا لفظی ترجمہ کرنے کے بجائے شستہ، شگفتہ اور سلیس زبان میں ترجمانی کی ہے۔ عربی اشعار کا ترجمہ اردو اشعار میں کردیا ہے۔ امید ہے کہ اس کتاب کو دینی حلقوں میں قبولیت حاصل ہوگی۔

(م-ر-ن)

اردو رسائل کے قرآنی مضامین کا اشاریہ — ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی

ناشر: ادارۂ علوم القرآن، پوسٹ بکس نمبر ۹۹، سرسید نگر، علی گڑھ، ۲۰۰۵ء، صفحات: ۳۲۳، قیمت-/۱۵۰ روپے

آج کی علمی دنیا میں اشاریہ سازی کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس کی وجہ سے محققین کتابوں اور رسائل کی غیر ضروری ورق گردانی سے بچ جاتے ہیں اور مطلوبہ معلومات تک بسہولت ان کی رسائی ہوجاتی ہے۔ اس اہمیت کی بنا پر بہت سے علمی، ادبی اور دینی مجلات کے اشاریے تیار کیے گئے ہیں اور شخصیات اور موضوعات کی بھی اشاریہ سازی کی گئی ہے۔ زیر نظر کتاب میں قرآنیات پر چند اہم اردو رسائل میں شائع ہونے والے مضامین کا اشاریہ مرتب کیا گیا ہے۔

یہ اشاریہ اولاً مجلّہ علوم القرآن علی گڑھ میں کئی قسطوں میں شائع ہوا تھا۔ بعد میں اس کی افادیت کے پیش نظر ادارہ کی جانب سے کتابی صورت میں اس کی اشاعت عمل میں آئی ہے۔ اس میں ہندو پاک کے ۳۴؍اہم علمی و دینی مجلّات میں شائع ہونے والے ۲۸ سو سے زائد مضامین کا احاطہ کیا گیا ہے۔ اور ۲۱ ذیلی موضوعات میں انھیں مرتب کیا گیا ہے۔

دینی موضوعات اور خاص طور پر قرآنیات میں اشاریہ سازی کے سلسلے میں اب تک کوئی قابل ذکر کام نہیں ہوا ہے۔ اس اعتبار سے مصنف اور ناشر علمی حلقوں کی جانب سے شکریے کے مستحق ہیں کہ اس کتاب کے ذریعے قاری کو مختلف قرآنی موضوعات پر کئی ہزار مضامین کا علم ہو جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ اشاریہ سازی میں جو دقّت و احتیاط اور حسن ترتیب ہونی چاہیے وہ اس کتاب میں مفقود ہے۔ کسی بھی اشاریہ سے دو فائدے لازماً حاصل ہونے چاہئیں، ایک یہ کہ قاری کو مطلوبہ معلومات بسہولت حاصل ہو سکیں، دوسرے مکمل معلومات حاصل ہوں، تا کہ وہ متعلقہ رسائل میں اپنی مطلوبہ چیزوں کو تلاش کر سکے۔ اس کتاب کے یہ دونوں پہلو کم زور ہیں۔ اگر کوئی قاری یہ جاننا چاہے کہ مذکورہ رسائل میں نظم قرآن، اقسام القرآن، فکر فراہی، مسئلہ رجم، حروف مقطعات وغیرہ پر کتنے مضامین شائع ہوئے ہیں تو اسے یہ معلومات کہیں یکجا نہیں مل سکتیں، بلکہ پورے اشاریے کی ورق گردانی کرنی پڑے گی۔ اور صحیح اور مکمل معلومات کا یہ حال ہے کہ پروف ریڈنگ کی لاپروائی کی وجہ سے کہیں مضامین کے عناوین غلط چھپ گئے ہیں، کہیں مضمون نگار کا نام چھوٹ گیا ہے، کہیں مہینہ تو کہیں سنہ اشاعت غائب ہے۔ ایک ہی مضمون اگر ایک سے زائد رسالوں میں شائع ہوا ہے تو اسے الگ الگ ذکر کیا گیا ہے۔ قسط وار مضامین کی تمام قسطوں کا احاطہ نہیں کیا گیا ہے۔ یا ایک ہی مضمون کی بعض قسطوں کا تذکرہ کہیں ہے، بعض قسطوں کا تذکرہ کہیں اور۔ ایک ہی مضمون ایک جگہ ایک مضمون نگار کے نام سے ہے، وہی مضمون دوسری جگہ دوسرے مضمون نگار کے نام کے ساتھ درج ہے۔ ''تعارف کتب'' کے کالم میں عموماً تبصرہ نگار کا نام دیا گیا ہے، لیکن کہیں کہیں تبصرہ نگار کی جگہ 'مؤلف' کا نام درج ہے۔ بعض تبصروں کو 'مضامین' سمجھ کر انھیں دوسرے موضوعات کے ضمن میں جگہ دی گئی ہے۔ اپنے ابتدائیہ میں فاضل